داتا حُضُور

اور ادب کی تعلیم

06-August-2025

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

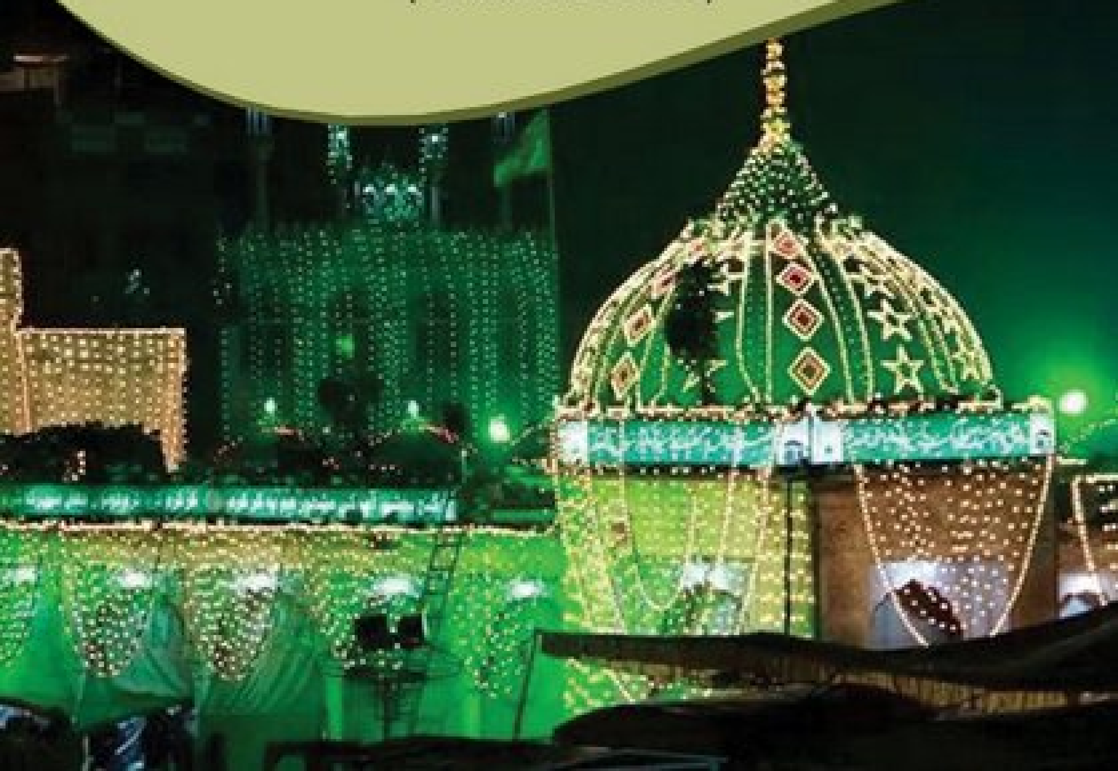

بیان:1 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے اس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَحِیْنَ یُمْسِی عَشْرًا اَدْرَکَتْهُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَة

جس نے صبح و شام مجھ پر 10، 10 بار درودِ پاک پڑھا بروزِ قیامت اُس کو میری شفاعت نصیب ہو گی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِه" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

لِہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرمالیجئے! مثلاً: ☆رضائے الٰہی کے لئے بیان

1…الترغیب والترھیب، کتاب: النوافل، ج1، ص261، حدیث: 29۔

2…معجم کبیر، 6/185، حدیث: 5942

سُنوں گی ☆ باادَب بیٹھوں گی ☆ اِدھر اُدھر دیکھنے کے بجائے نگاہیں جھکا کر خوب توجہ سے بیان سُنوں گی ☆ بیان سُن کر اس پر عمل کی کوشش کروں گی ☆ بیان کا جتنا حصہ یاد رہا، دوسروں تک پہنچا کر عِلْمِ دین پھیلانے کا ثواب کماؤں گی۔ اِن شاءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جاہلوں کی جہالت پر صبر کرنے کا انعام

شیخُ الْمَشَائِخ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف میں اپنی زِندگی کا ایک انمول اور سبق آموز واقعہ لکھا ہے، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے ایک مشکل پیش آئی، اس سے پہلے بھی مجھ پر ایسی ہی مشکل آئی تھی، اُس وقت میں حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار شریف پر حاضِر ہوا تھا، جس کی برکت سے میری مشکل حل ہو گئی تھی، اِس بار جب مشکل پیش آئی تو میں پھر سے حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُر اَنْوار پر حاضِر ہوا، 3 ماہ تک مزار شریف پر حاضِر رہا، ہر روز 3 مرتبہ غسل 30 مرتبہ وُضُو کرتا (یعنی طہارت وپاکیزگی اور آداب کا مکمل خیال رکھتا) مگر میری مشکل حل نہ ہوئی (قُدرت کو یہی منظور تھا کہ اس بار مزارِ وَلی پر رہ کر نہیں بلکہ تجربے اور مشاہدے کے ذریعے مشکل حل ہو)۔

فرماتے ہیں: جب پریشانی دُور نہ ہوئی تو میں نے خُراسان جانے کا ارادہ کر لیا، خُراسان جاتے ہوئے راستے میں ایک گاؤں آیا، وہاں مجھے ایک خانقاہ نظر آئی۔

پہلے دَور میں اَوْلیائے کرام مدرسہ یا عبادت گاہ بناتے تھے، جہاں رہ کر اپنے مریدوں کی تربیت کیا کرتے تھے، شاید یہی وجہ تھی کہ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ رات گزارنے کے لئے

اس خانقاہ میں تشریف لے گئے مگر یہاں معاملہ اُلٹ تھا، اس خانقاہ میں رہنے والے، عبادت گزار اور عُلَمَا نہیں بلکہ جاہِل اور بداَخْلاق تھے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُاللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عام مُسَافِروں کی طرح میرے پاس سامان نہیں تھا، جسم پر کُھردَرَا لباس تھا، ہاتھ میں لاٹھی اور وُضُو کے لئے برتَن تھا، میری اس حالت کو دیکھ کر انہوں نے میرا مذاق اُڑایا، رات ہو چکی تھی اور وہاں رات گزارنا ضروری تھا، لہٰذا میں گنجائش نہ ہونے کے باوُجُود اس خانقاہ میں ٹھہر گیا، ان لوگوں نے مجھے نچلی منزل پر ٹھہرایا اور خُود بالا خانے میں چلے گئے، کھانے کا وقت ہوا تو انہوں نے مہمان نوازی کے آداب کا کچھ خیال نہ رکھا، مجھے پھپھوندی لگی ہوئی سُوکھی روٹی دی اور خود مُرَغَّن غذائیں کھاتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ مجھ پر آوازیں بھی کستے رہے، کھانے کے بعد انہوں نے خربوزے کھائے اور چھلکے مجھ پر پھینکے، غرض جتنا ہو سکا انہوں نے مجھے ستایا، میری تحقیر کی، میں صبر سے یہ سب برداشت کرتا رہا۔

بس اُن لوگوں کے اس رَوَیّے پر صبر ہی کی برکت سے اللہ پاک نے میری مشکل حل فرما دی۔ (1)

جاہلوں کی جہالت پر صبر بھی ایک ادب ہے

پیاری اسلامی بہنو! جاہلوں کی جہالت بھری باتوں پر صبر کرنا بھی آدابِ زِندگی میں سے ایک اَدَب ہے، ہمیں بہت مرتبہ ایسے لوگوں سے واسطہ پڑ جاتا ہے جو علم، اخلاق اور آدابِ زندگی سے کوسوں دور ہوتے ہیں، بالخصوص نیکی کی دعوت دینے والیوں کو ایسوں

---

1 ... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:100 بتغیر۔

سے بہت واسطہ پڑتا ہے، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُاللہ عَلَیہ کی سیرتِ پاک سے دَرْس لیتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ ایسے لوگوں کی باتوں، ان کی حرکتوں اور بُرے اَخْلاق پر صبر سے کام لیں، ان کی بُرائی کا جواب اچھائی سے دیں، یہ صبر بھی ایک نیکی ہے اور بہت مرتبہ اس صبر کی برکت سے بڑی بڑی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اللہ پاک اپنے محبوبِ کریم، رءوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ (۱۹۹) (پارہ:9، سورۂ اعراف:199)	ترجمہ کنزُالعرفان: اے حبیب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: اس آیت میں نبی کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو 3 باتوں کی ہدایت فرمائی گئی: (1): جو مُجْرِم معذرت طلب کرتا ہوا آپ کے پاس آئے، اس پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے اسے معاف کر دیجئے (2): اچھے اور مفید کام کرنے کا لوگوں کو حکم دیجئے (3): جاہل اور نا سمجھ لوگ آپ کو برا بھلا کہیں تو ان سے الجھئے نہیں بلکہ حِلم کا مظاہرہ فرمایئے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کا مختصر تعارف

❁ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کم و بیش 400 ہجری میں دُنیا میں تشریف لائے ❁ آپ کا نام عَلِی اور والِد صاحب کا نام: عثمان ہے ❁ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ افغانستان کے علاقے غزنی کے رہنے والے ہیں۔ غزنی کا ایک محلہ ہے: ہجویر۔ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس محلے میں رہتے

---

1 ... تفسیرِ صراط الجنان، پارہ 9، سورۂ اعراف، تحت الآیۃ: 199، جلد: 3، صفحہ: 503۔

تھے، اسی نسبت سے ہجویری کہلائے ❁ آپ نَجِیْبُ الطَّرَفَیْن یعنی حسنی، حسینی سید ہیں ❁ ابتدا ہی سے بڑے نیک پارسا، عِبَادت کرنے والے اور عِلْمِ دِین کا بہت شوق رکھنے والے تھے ❁ داتا حضور رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے عراق، شام، لبنان، آذربائیجان، خُراسان اور تُرْکِستان وغیرہ کئی ممالک کا سَفَر فرمایا، اُس وقت کے بڑے بڑے عُلَما اور صُوفیائے کرام سے عِلْمِ دِیْن سیکھا ❁ تقریباً 34 سال کی عمر مبارک میں اپنے پِیر صاحب شیخ ابو الحسن خُتَّلی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ کے حکم سے لاہور تشریف لائے ❁ یہاں نیکی کی دعوت کو عام کیا، دِینِ اسلام کا پیغام پھیلایا، لوگوں کو قرآن و سُنَّت کی تعلیم دی، اپنے اَخْلاق سے، کردار سے، کبھی بیانات فرما کر، کبھی کرامات دکھا کر بے شُمار غیر مسلموں کو مسلمان کیا، جو پہلے سے مسلمان تھے، انہیں سُنَّتوں کا پیکر بنایا، کئی عالِم بنائے، کئی لوگوں کو اپنی تربیت میں رکھ کر وِلایَت کے بلند مقامات تک پہنچایا ❁ کم و بیش 30 سال کے عرصے میں آپ نے بَرِّصغیر میں ایک انقلاب برپا کر دیا ❁ پختہ قول کے مطابق آپ نے 465 سن ہجری کو اس دُنیا سے پردہ فرمایا ❁ آپ کا مزار مبارک لاہور میں ہے ❁ آپ ہی کی نسبت سے لاہور کو مرکزُ الْاَولیا اور داتا نگر بھی کہا جاتا ہے۔(1)

کَشْفُ الْمَحجُوب کا تعارف

پیاری اسلامی بہنو! حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت ماہِر عالِمِ دِین تھے، آپ نے کئی کتابیں بھی لکھی ہیں مگر افسوس! اب آپ کی کتابیں ملتی نہیں ہیں، آپ کی ایک زبردست کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوب اب بھی مِل جاتی ہے، کَشْفُ الْمَحْجُوب اَصْل

1…تفصیل کے لئے دیکھئے: مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "فیضانِ داتا علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ"۔

فارسی میں ہے، اُردو ترجمہ بھی بازار سے مِل جاتا ہے ❁ کَشْفُ الْمَحْجُوب ایسی زبردست کتاب ہے کہ بڑے بڑے صُوفیائے کرام اس کتاب کو باقاعدہ پڑھتے بھی تھے اور اپنے شاگردوں کو پڑھایا بھی کرتے تھے ❁ کَشْف کا معنی ہے: کھولنا اور مَحْجُوب کا مطلب ہے: پَرْدَے میں رکھی ہوئی چیز۔ گُنَاہوں کی وجہ سے دِل پر جو میل چڑھتی ہے، صُوفیائے کرام اسے حِجَاب کہتے ہیں، یُوں کَشْفُ الْمَحْجُوب کا مطلب بنے گا: دِل کے پردے کھولنے والی کِتَاب ❁ خواجہ نظامُ الدِّیْن اَوْلیا رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: جسے پِیرِ کامِل نہ ملتا ہو، وہ کَشْفُ الْمَحْجُوب پڑھ لے، پِیرِ کامِل مِل جائے گا۔ (1)

کشف المحجوب کے ایک باب کا خُلاصہ

پیاری اسلامی بہنو! کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف کا ایک باب ہے: کَشْفِ حِجَاب: آداب کا بیان۔ اس باب میں حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ نے بنیادی طَور پر 3 چیزیں ذِکْر فرمائی ہیں: (1): اَدَب کسے کہتے ہیں؟ (2): اَدَب کی اَقْسام (3): اور مختلف آدابِ زِندگی۔

آیئے! کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف کے اس باب سے داتا حُضُور رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ کی تعلیمات اور چند نصیحتیں سُننے کی سَعَادت حاصِل کرتی ہیں، اللہ پاک ہمیں اَوْلیائے کرام کی محبّت اور ان کی تعلیمات پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اَدَب کی اہمیّت

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام دِینی اور دُنیوی کاموں کا حُسن اَدَب میں ہے، ہر شخص کے لئے اُس کے مقام کے مطابق علیحدہ آداب ہیں، مُرَوَّت، سُنّت

---

1 ... فیضانِ داتا علی ہجویری، صفحہ: 58۔

اور عزّت کی حفاظت ادب ہی کے ذریعے ہوتی ہے۔(1) اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ
(پارہ:28، سورۂ تحریم:6)

ترجمۂ کنزُالعرفان: اے ایمان والو اپنی جانوں اوراپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

صحابیِٔ رسول، سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِین، حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَیْ فَقِّهُوْهُمْ وَاَدِّبُوْهُمْ یعنی اے ایمان والو! تم پر لازِم ہے کہ خُود کو بھی اور اپنے اَہْلِ خانہ کو بھی جہنّم کی آگ سے بچاؤ! اور یہ ہو گا کیسے ؟ تم کس طرح خُود کو اور اَہْلِ خانہ کو اس آگ سے بچا سکتے ہو؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ خُود بھی دِین کی سمجھ حاصِل کرو اور اپنے اَہْلِ خانہ کو بھی دِین سکھاؤ! خُود بھی اَدَب سیکھو اور اپنے اَہْلِ خانہ کو بھی آداب سکھاؤ...!!(2)

مسلمانوں کی پیاری اَمّی جان، حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ عنہا سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بچّے کا اپنے باپ پر حق ہے کہ وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھے آداب سکھائے۔(3)

ادب پہلا قرینہ ہے

پیاری اسلامی بہنو! اَدَب اَصْل بندگی ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام جب کوہِ طُور پر حاضِر ہوئے تو اللہ پاک نے آپ سے پہلا کلام یہ فرمایا:

1... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:492 ملتقطاً۔
2... تفسیر قشیری، پارہ:28، سورۂ تحریم، تحت الآیۃ:6، جلد:3، صفحہ:334۔
3... شُعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد، جلد:6، صفحہ:402، حدیث:8667 ملتقطاً۔

اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ (پارہ:16، سورۂ طٰہٰ:12)

ترجمۂ کنزُالعرفان: بیشک میں تیرا رب ہوں تو تُو اپنے جوتے اتار دے بیشک تو پاک وادی طُویٰ میں ہے

مُفَسِّرِیْن کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو نعلین شریف (یعنی جوتے مبارک) اُتارنے کا حکم دیا، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ بادشاہوں کے دربار میں جُوتے اُتار کر حاضِر ہونا اَدب ہے اور اللہ پاک تو اَحْکَمُ الْحاکِمِین ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام خالقِ کائنات کے حُضُور حاضِر ہیں، وادی بھی مُقَدَّس ہے لہٰذا حکم ہوا کہ اے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام! اپنے رَبِّ کریم اور اس بابرکت وادی کے اَدَب میں نعلین شریف اُتار دیجئے!

اللہ اکبر! **پیاری اسلامی بہنو!** اس سے اَدَب کی اہمیت کا اندازہ لگائیے! معلوم ہوا: اَدَب بندگی کا پہلا قرینہ ہے، اسی کے ذریعے انسان بلند مقامات تک پہنچ پاتا ہے۔ حضرت جلال بَصْری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِیْمان کا تقاضا ہے کہ بندہ شریعت پر عَمَل کرے، لہٰذا جو شریعت نہیں جانتا وہ (کامِل) اِیْمان والا نہیں ہو سکتا اور شریعت اَدَب سکھاتی ہے، لہٰذا جو اَدَب نہیں جانتا، نہ اس کا اِیْمان (کامِل) ہے، نہ وہ شریعت جانتا ہے۔[1] اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا اَدَبَ لَہٗ جو بااَدب نہیں، اس کا کوئی دین نہیں۔[2]

اَدَب قُربِ اِلٰہی کا ذریعہ ہے

شیخ یُوسُف بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَدَب کی برکت سے عِلْم کی سمجھ آتی ہے،

1…رسالہ قشیریہ مترجم، ادب کا بیان، صفحہ:494۔

2…فتاویٰ رضویہ، جلد:28، صفحہ:158۔

www.dawateislami.net

عِلْم کی برکت سے عَمَل دُرُست ہوتا ہے، عَمَل دُرُست ہو جائے تو حکمت ملتی ہے، حکمت مِل جائے تو زُہد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی) مِل جاتی ہے، زُہد کی برکت سے آخرت کا شوق پیدا ہوتا ہے اور جس خوش نصیب کو آخرت کا شوق نصیب ہو جائے، اُسے اللہ پاک اپنے قُرب کی دولت عطا فرما دیتا ہے۔[1]

اللہ! اللہ! **پیاری اسلامی بہنو!** غور فرمائیے! اَدَب کیسی اعلیٰ چیز ہے، معلوم ہوا: جس کے پاس اَدَب ہے، وہ بہت خوش نصیب ہے کہ عِلْم کی دُرُست سمجھ اسی کو ملتی ہے جس کے پاس اَدَب ہے، عَمَل اسی کا درست ہوتا ہے جس کے پاس اَدَب ہے، حکمت بھی اُسی کو ملتی ہے جس کے پاس اَدَب ہے اور اللہ پاک کا قرب بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے جسے اَدَب کی دولت نصیب ہوتی ہے اور جس بدنصیب کے پاس اَدَب نہیں، وہ بڑی مَحْرُوم ہے، وہ ہزاروں کتابیں بھی پڑھ لے پھر بھی درست عِلْم کی سمجھ سے مَحْرُوم رہتی ہے، ساری زِندگی عبادت میں گزارے، پھر بھی عَمَل کی دُرُستی سے مَحْرُوم رہتی ہے، نہ اسے حکمت ملتی ہے اور نہ اس پر قربِ اِلٰہی کے دروازے کھلتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں اَدَب کی دولت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(1): آدابِ بندگی

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اَدَب کی 3 قسمیں ہیں: پہلی قسم: اَلْاَدَبُ مَعَ اللہ یعنی اللہ پاک کا اَدَب۔ یہ سب سے پہلا اور ضروری ادب ہے کیونکہ ہم اس دُنیا میں کچھ بھی ہوں، سب سے پہلے ہم اللہ پاک کے بندے اور بندیاں ہیں، تمام عہدے بعد میں آتے

1…عوارف المعارف، صفحہ: 455۔

www.dawateislami.net

ہیں جو ڈاکٹر ہے، وہ ڈاکٹر بعد میں ہے، پہلے اللہ پاک کا بندہ ہے، جو عالم ہے، وہ عالِم بعد میں بندہ پہلے ہے، جو انجینئر ہے، وہ انجینئر بعد میں، اللہ کا بندہ پہلے ہے، غرض ہم کوئی بھی ہیں، کچھ بھی ہیں، سب سے پہلے ہم اللہ پاک کے بندے اور بندیاں ہیں، پھر کچھ اور ہیں۔ لہٰذا سب سے پہلے ہمیں بندگی کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

چند آدابِ بندگی

بندگی کے آداب بہت ہیں، امام شعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آدابُ العُبُودِیَّت کے نام سے پُوری کتاب لکھی ہے، اس میں بہت سارے آدابِ بندگی بیان فرمائے ہیں، مثلاً بندگی (یعنی بندہ ہونے) کا ایک اَدَب یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ اپنی توَجُّہ اللہ پاک کی طرف رکھے، نعمت ملے (مثلاً مال و دولت عطا ہو، اولاد ملے، خوشیاں نصیب ہوں، کوئی بھی نعمت ہو) اس نعمت کا ہو کر نہ رہ جائے، نعمت کے سبب غفلت میں نہ پڑے بلکہ ہر حال میں اللہ پاک کے حقوق ادا کرتا رہے، ہمیشہ اللہ پاک ہی کا طالِب رہے کہ سب نعمتوں کے خزانے اُسی رَبِّ کائنات کے دستِ قدرت میں ہیں۔ بندہ ہمیشہ اللہ پاک کی رضا میں راضی رہے ❁ اس کے ہر فیصلے کو دِل و جان سے قبول کرے ❁ جو عطا ہو، اسی پر خوش رہے ❁ غم ملے تو شکوہ نہ کرے ❁ خوشی نصیب ہو تو سرکش نہ بنے ❁ بَس اللہ پاک کی رِضا کا طلب گار رہے ❁ دُنیا میں کسی چیز کو اپنی ملکیت نہ سمجھے ❁ یہ پختہ سوچ اپنائے کہ سب کچھ اللہ پاک کا ہے، وہی حقیقی مالِک ہے، میرے پاس جو کچھ ہے، اللہ پاک ہی کا ہے، اس نے اپنی رحمت سے مجھے عطا فرمایا ہے ❁ اپنی عبادات اور نیک کاموں کو ہمیشہ ناقِص سمجھے ❁ خُود پسندی کا ہرگز شکار نہ ہو۔

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بندہ ہونے کے آداب میں سے

ہے کہ جَلْوَت و خَلْوَت (یعنی لوگوں کے سامنے بھی اور تنہائی میں بھی، ہر حال) میں اللہ پاک کی بے حُرمتی (یعنی گُناہ اور نا فرمانی) سے بچتا رہے۔ (1)

اللہ دیکھ رہا ہے

منقول ہے کہ ایک پیر صاحب اپنے عمر رسیدہ مریدوں کے بجائے ایک نوجوان مرید کی زیادہ عزت افزائی فرمایا کرتے۔ جو بعض عمر رسیدہ مریدوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی، چنانچہ ایک مرید نے ان سے اس کے متعلق شکوہ کرتے ہوئے عرض کی کہ آپ اس نوجوان کو ہم عمر رسیدہ و پختہ کار مریدوں پر اس قدر ترجیح کیوں دیتے ہیں؟ تو پیر صاحب نے ارشاد فرمایا: میرا یہ مرید ادب و عقل میں تم سب سے فائق و بلند ہے، جس کی وجہ سے میں اسے بہت چاہتا ہوں اور اس کا ثبوت میں تمہیں ابھی دے دیتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اس میں کون سی خوبی ہے۔ پھر پیر صاحب نے کچھ پرندے منگوائے اور اپنے تمام مریدوں کو ایک ایک پرندہ اور ایک ایک چھری دے کر فرمایا: اس پرندے کو ایسی جگہ ذبح کرکے لاؤ جہاں کوئی دیکھنے والا موجود نہ ہو۔ اس نوجوان کو بھی اسی طرح پرندہ دیا اور اس سے بھی وہی بات فرمائی۔ تھوڑی دیر کے بعد ان میں سے ہر ایک ذبح کیا ہوا پرندہ لے کر واپس آیا لیکن وہ نوجوان زندہ پرندہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے واپس آیا، پیر صاحب نے پوچھا کہ دوسروں کی طرح تم نے اسے کیوں ذبح نہ کیا؟ اس نے عرض کی: حضور! مجھے کوئی ایسی جگہ نہیں ملی جہاں کوئی دیکھتا نہ ہو کیونکہ میں جہاں بھی گیا تو پایا کہ اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس لئے مجبوراً واپس لے آیا۔ یہ سن کر تمام پیر بھائیوں کی آنکھوں پر پڑا ہوا

---

1 ... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 493 بتغیر۔

حجاب دور ہو گیا اور انہوں نے نہ صرف پیر صاحب سے معافی مانگی بلکہ عرض کی: واقعی یہ نوجوان اس بات کا حقدار ہے کہ اس کی عزت کی جائی۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) اپنے آپ کا بھی ادب کیجئے!

پیاری اسلامی بہنو! اَدَب کی دوسری قسم ہے: اَدَبُ النَّفْس یعنی اپنے آپ کا اَدَب کرنا۔ یہ کیسی نرالی بات ہے، آج تک یہی سنتی آئی ہیں کہ ہمیں دوسروں کا اَدَب کرنا چاہئے لیکن داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرما رہے ہیں: دوسروں کا اَدَب تو کرنا ہی کرنا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کا بھی ادب کرنا چاہئے۔ کیوں نہ ہو کہ ہمارا یہ جسم، ہماری جان، ہمارا سب کچھ حقیقت میں ہمارا نہیں بلکہ اللہ پاک کا ہے، رَبِّ کائنات فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ (پارہ:11، سورۂ توبہ:111)	ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: مؤمن کو چاہئے کہ سمجھے کہ میں اور میرا مال رَبّ کریم کے ہاں فروخت ہو چکے، میری کوئی چیز اپنی نہیں، اپنے ہر عُضْو، ہر وَقْت اور ہر مال کو اللہ پاک کی مرضی کے مطابق صَرْف (یعنی استعمال) کرے، ورنہ خائِن (یعنی خیانت کرنے والا) ہو گا۔ [2]

اللہ اکبر! **پیاری اسلامی بہنو!** معلوم ہوا؛ ہماری جان اَصْل میں ہماری نہیں، رَبِّ کریم

1…احیاء علوم الدین، 128/5

2…تفسیر نعیمی، جلد:11، صفحہ:78 بتغیر۔

کی دی ہوئی امانت ہے، اس لئے ہم پر لازم ہے کہ اس امانت میں خیانت نہ کریں بلکہ اس امانت کا ادب بجالائیں۔

اپنی بے ادبی کی مثالیں

٭ خود کو ذِلّت پر پیش کرنا ٭ اپنی ناقدری کرنا ٭ لوگ مذاق اُڑائیں، ایسے کام کرنا ٭ جسے دیکھ کر لوگ ہنسیں، ایسا حلیہ اپنانا ٭ جسم پر اُلٹے اُلٹے ٹیٹو (Tattoo) بنوانا ٭ اپنا حلیہ بگاڑنا یہ سب اپنی بے ادبی کی مثالیں ہیں۔ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اپنے آپ کے ادب میں سے ہے کہ انسان ہمیشہ سچ بولے (کہ جھوٹ بُرا ہے، لہٰذا جھوٹ بول کر اپنی زبان کو گندا کرنا خود کی بے ادبی ہے)۔ مزید فرماتے ہیں: انسان کو چاہئے کہ کم کھائے تاکہ طہارت گاہ (یعنی بیتُ الخلا) میں زیادہ نہ جانا پڑے، اسی طرح پردے کے مقامات کو نہ دیکھے کہ اس میں بے شرمی ہے۔ (1)

پیاری اسلامی بہنو! یہ ہمارے پاکیزہ دِین اسلام کا کمال ہے کہ اس میں ہمیں ہماری ذات کے آداب بھی سکھائے گئے ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم ان آداب کو اپنائیں، دوسروں کا بھی اَدَب کریں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی ذات کا بھی اَدَب کیا کریں۔ جدید ماہِرینِ نفسیات کہتے ہیں: جو اپنا اَدَب نہیں کرتا، وہ دوسروں کا بھی اَدَب نہیں کر سکتا، لوگ ہمارے ظاہری حُلیے کو دیکھ کر ہماری شخصیت کا پتا لگاتے ہیں، جو لوگ اپنی صحت کا، صفائی ستھرائی وغیرہ کا خیال نہیں رکھتے، انہیں انتہائی غیر ذِمَّہ دار اور سُست سمجھا جاتا ہے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم خُود اپنی ذات کی قَدْر کریں، ایسا حلیہ یا ایسے انداز نہ

1... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 495 بتغیر۔

اپنائیں جو غیر شرعی ہو، صاف ستھرے رہیں، اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(3): مختلف آدابِ زِندگی

داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اَدَب کی تیسری قسم یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ ملنے جُلنے، اُٹھنے بیٹھنے میں ان کے آداب کا خیال رکھا جائے۔

اس مقام پر داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ نے مختلف آدابِ زِندگی بیان فرمائے ہیں، آیئے! ان میں سے چند ایک سنتی ہیں:

اچھی صحبت بہت ضروری ہے

لوگوں کے ساتھ میل جول اور تعلق رکھنے کے متعلق سب سے اَہَم یہ ہے کہ انسان ہمیشہ نیک صحبت اختیار کرے، بُری صحبت سے ہر دَم بچتا رہے۔ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نفس کی عادَت ہے کہ اپنے ساتھیوں سے راحت پاتا ہے، جس قسم کے لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، انہیں کی عادات اختیار کر لیتا ہے، اسی لئے مشائخ (یعنی اَوْلیائے کرام) سب سے پہلے دوستی کے حقوق پر تَوَجُّہ دیتے اور مریدوں کو اسی کی ترغیب دلاتے ہیں، یہاں تک کہ مشائخ کے ہاں دوستی کے آداب سیکھنا اور ان پر عَمَل کرنا فرض کا درجہ رکھتا ہے۔ (1)

حدیثِ پاک میں ہے: اَلرَّجُلُ عَلٰی دِینِ خَلِیْلِہٖ، فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُخَالِلُ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی

---

1 ...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 499 بتغیر۔

کر رہا ہے۔ [1]

اپنے لئے دُعا کیوں نہیں مانگتے...؟؟

کَشْفُ الْمَحْجُوب میں حضور داتا گنج بخش رَحمۃُ اللہ عَلَیہ لکھتے ہیں: ایک شخص دورانِ طواف صِرْف یہی دُعا کر رہا تھا: اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اِخْوَانِی اے اللہ پاک! میرے دوستوں کو نیک بنا دے۔ کسی نے پوچھا: اس مقام پر تم اپنے لئے دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ صِرْف دوستوں کے لئے ہی کیوں دُعا کر رہے ہو؟ اُس شخص نے بہت کمال جواب دیا، کہا: میں نے واپس اپنے دوستوں کے پاس ہی جانا ہے، اگر وہ نیک ہوئے تو میں نیک بن جاؤں گا اور اگر وہ خراب ہوئے تو ان کی خرابی مجھے بھی پہنچ کر رہے گی، لہٰذا میں اپنے دوستوں کے لئے دُعا کر رہا ہوں۔ [2]

مہمان نوازی کے آداب

مختلف آدابِ زندگی میں سے مہمان نوازی کے آداب بھی ہیں، داتا حُضُور رَحمۃُ اللہ عَلَیہ فرماتے ہیں: مہمان نوازی کے آداب میں سے ہے کہ جب کوئی مُسَافِر آئے تو خُوش ہو، اس کا احترام بجالائے، عزّت و تعظیم سے اس کا خیر مَقْدَم کرے۔ اللہ پاک کے نبی، حضرت ابراہیم علیہ السّلام بہت مہمان نواز تھے، ایک مرتبہ کچھ فرشتے انسانی شکل میں آپ کے ہاں آئے، حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے انہیں پہچانا نہیں، پھر بھی ان کا خیر مَقْدَم کیا، انہیں بٹھایا، فوراً کھانا تیار کروایا، اور مہمانوں کو پیش کیا، آنے والے مہمان تو فرشتے تھے اور فرشتے کھاتے پیتے نہیں ہیں، جب فرشتوں نے کھانا نہ کھایا، تب آپ کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے

1...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ:566، حدیث:2378۔
2...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:499 بتغیر۔

www.dawateislami.net

ہیں؛ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں اس واقعہ کو یُوں بیان فرمایا ہے:

وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًاؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ(۶۹)

(پارہ:12، سورۂ ھود:69)

ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے سلام کہا تو ابراہیم نے سلام کہا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دیکھئے! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے مہمانوں سے یہ بھی نہ پوچھا کہ کہاں سے آئے ہیں؟ کہاں جا رہے ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟ بَس فوراً مہمان نوازی میں مَصْرُوف ہو گئے۔ (1)

ہمیں بھی چاہئے کہ مہمانوں کے ساتھ ایسا رویّہ اختیار کریں، ہمارے عزیز رشتے دار مہمان بَن کر آئیں، تو اچھی طرح ان کی مہمان نوازی کریں۔

کھانے پینے کے آداب

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان کا غِذَا کے بغیر گزارہ نہیں، البتہ غِذا کے استعمال میں شرطِ اَدَب یہ ہے کہ کھانے پینے میں مبالغہ نہ کرے (یعنی بہت ڈَٹ کر نہ کھائے) کہ جو صرف پیٹ بھرنے ہی کی فِکْر میں رہتا ہے، اس کی قدر و قیمت وہی ہے جو پیٹ سے نکلتا ہے۔ (2) حضرتِ بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: آپ بھوکا رہنے کی اتنی زیادہ تاکید کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے کہ اگر فرعون بھوکا رہتا تو ہرگز خُدائی کا دعویٰ

1... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:505 بتغیر۔
2... کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:512 بتغیر۔

نہ کرتا، اگر قارون بھوکا رہتا تو سرکشی نہ کرتا۔ (1)

❁ کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اکیلا نہ کھائے، جو کھائے دوسروں کو بھی کھانے میں شریک کرے ❁ دسترخوان پر خاموش نہ بیٹھے (بلکہ موقع کی مناسبت سے اچھی اچھی باتیں کرتا رہے) ❁ بِسْمِ اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرے ❁ کھانا، پانی یا برتن وغیرہ رکھنے اُٹھانے میں تہذیب کا خیال رکھے، ایسا انداز نہ اپنائے کہ لوگ ناپسند کریں ❁ پہلا لقمہ نمکین غذا کا لے ❁ دسترخوان پر بیٹھے ہوؤں پر ایثار کرے ❁ سیدھے ہاتھ سے کھائے ❁ دوسروں کے لقمے نہ تاڑے ❁ لقمے چھوٹے لے اور خوب چبائے ❁ کھانے میں جلدی نہ کرے کہ اس سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے اور یہ سُنّت کے بھی خِلاف ہے ❁ کھانے سے فارغ ہو کر اللہ پاک کا شکر بجالائے۔ (2)

پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ نے کیسے پیارے پیارے آداب سکھائے ہیں، یہاں ایک بات پر تَوَجُّہ دیجئے! داتا حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ کی کِتَاب ہے: کَشْفُ الْمَحْجُوب۔ آپ نے یہ کتاب تَصَوُّف کی باریکیاں بتانے، دِل سے غفلت کے پردے ہٹانے، دِل کو نورانی بنانے اور اللہ پاک کی معرفت حاصِل کرنے کے طریقے بتانے کے لئے لکھی ہے اور اسی کتاب میں آپ نے یہ آدابِ زندگی بیان فرمائے ہیں۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ آداب کتنے اَہَم ہیں، ان پر عَمَل کی برکت سے دِل پاک ہوتا ہے، باطِن نکھرتا ہے، دِل میں نُورِ ایمان اُترتا اور روشنی پھیلاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ان آداب کی اہمیت کو سمجھیں، رَبِّ کائنات کی پاک بارگاہ کا بھی خُوب ادب بجالائیں، اپنی ذات کے آداب کا

1…کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:513 بتغیر۔
2…کشف المحجوب، مترجم، صفحہ:514 بتغیر۔

بھی خیال رکھیں، مسلمانوں کا ادب کریں، دوستوں کا ادب کریں، کھانے، پینے، چلنے پھرنے وغیرہ کے آداب کا بھی لحاظ رکھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیدھے ہاتھ سے لین دین کی سنتیں اور آداب

پیاری اسلامی بہنو! آیئے! سیدھے ہاتھ سے لین دین کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 1 فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: فرمایا: تم میں سے ہر ایک سِیدھے ہاتھ سے کھائے اور سِیدھے ہاتھ سے پیئے اور سِیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔(ابنِ ماجہ، ج۴ص۱۲حدیث۳۲۶۶) ☆ سیدھی جانب میں نیک فال ہے کہ یہ جنتیوں کی جانب ہے۔(فیض القدیر، باب کان وھی الشمائل الشریفۃ، ۵/۲۶۳، تحت الحدیث:۶۹۹۵) ☆ سِیدھے ہاتھ سے کھانا پینا سُنَّت ہے۔(آداب طعام، ص۱۳۰) ☆ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ داہنی طرف رہتا ہے اس کی وجہ سے یہ سمت افضل ہے۔(مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۷) ☆ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لینے اور دینے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرو، یہ عادت ایسی پختہ ہو جائے کہ کل قِیامت کو جب نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے مُوافِق دایاں ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔(حیاتِ محدث اعظم، ص۴۷۳) ☆ اسلام میں داہنا حصہ مبارک مانا گیا کہ قیامت میں نیکوں کے نامۂ اعمال بھی اسی ہاتھ میں ہوں گے۔(مرآۃ المناجیح، ۱/۲۸۷) ☆ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فرماتی ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب

سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔(بخاری،کتاب الوضوء، باب التیمن فی الوضوء والغسل، ۱/ ۸۱، حدیث:۱۶۸) ☆ سیدھے ہاتھ سے کھایئے، اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا، شیطان کا طریقہ ہے۔(کھانے کا اسلامی طریقہ، ص ۸) ☆ کسی کو پانی پلاتے وقت جگ سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ گلاس اُلٹے میں اور اُلٹے ہاتھ سے گِلاس دوسروں کو دیتے ہیں، کسی سے جگ اور گلاس دونوں لینے ہوں تو ہم دونوں ہاتھوں سے ایک ساتھ لے لیتے ہیں جبکہ یہ طریقہ غلط ہے پہلے سیدھے ہاتھ سے جگ لیں اور پھر جگ کو اُلٹے ہاتھ میں پکڑ لیں تاکہ سیدھا ہاتھ خالی ہو جائے اور اب سیدھے ہاتھ سے گلاس لے لیں۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد